Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ جمعرات - ۲۹ صفر ۱۴۱۴ھ، ۱۹ ظہور ۱۳۷۲ہش، ۱۹۔ اگست ۱۹۹۳ء نمبر ۱۸۵

## گھروں کی تعمیرِ نو

آپ گھروں کی تعمیرِ نو کی کوشش کریں اپنے گھروں کو جنت نشان بنائیں۔ اپنے تعلقات میں انکسار اور محبت پیدا کریں۔ ہر اس بات سے احتراز کریں جس کے نتیجہ میں رشتے ٹوٹتے ہیں اور نفرتیں پیدا ہوتی ہوں۔ آج دُنیا کو سب سے زیادہ گھر کی ضرورت ہے۔ اس کو یاد رکھیں اور یہ گھر اگر احمدیوں نے دُنیا کو مہیا نہ کیا تو دُنیا کا کوئی معاشرہ بنی نوع انسان کو گھر مہیا نہیں کر سکتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اکثر آدمیوں کو میں نے دیکھا اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی غصہ ور اور زود رنج ہیں۔ بعض حلیم تو ہیں، لیکن بخیل ہیں۔ بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کر دیتے ہیں، مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔ بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو ان میں پرلے درجہ کا ہے، مگر شجاعت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ طاعون اور ہیضہ کا نام بھی سن لیں، تو دست لگ جاتے ہیں۔ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو ایسے طور پر شجاعت نہیں کرتا، اس کا ایمان نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۴)

## اعلان نکاح

محترم سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم اگست ۹۳ء کو میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر سید مشہود احمد صاحب اور عزیزہ رفعت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم میاں رفیق احمد صاحب گوندل کے نکاح کا اعلان اسلام آباد انگلستان میں فرمایا۔ احباب سے اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد خان صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں میرے چھوٹے بھائی عزیزم داؤد احمد خان صاحب ابن حضرت (ماسٹر) محمد حسن آسان دہلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۳ اگست ۹۳ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ ۹ اگست بروز پیر جرمنی میں ہی تدفین ہوئی۔ انکی عمر ۵۴ برس تھی۔ ۱۹۵۸ء تا ۱۹۸۸ء آرڈیننس فیکٹری واہ میں ملازمت کی اس کے بعد بمع اہل و عیال جرمنی چلے گئے۔ وہاں پہنچنے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی پتہ چلا کہ ان کو کینسر کی موذی مرض لاحق ہے۔ چار سال سے زائد عرصہ بیمار رہ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ حضرت مولوی محمود حسن خان

باقی صہ پر

# حقیقی خوشحالی عرفانِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں

## حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

انسان کی فطرت کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ رکھا ہے کہ وہ ایک ایسی خوشحالی حاصل کرے جس کے نتیجہ میں دائمی اور ابدی مسرتیں اور لذتیں اسے حاصل ہوں اس کے لئے اس نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور (دین حق) کے ذریعہ ہم پر اس خوشحالی کی راہیں بھی کھولی ہیں۔ (کلام الٰہی) کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ حقیقی خوشحالی جو دائمی مسرتوں کا موجب ہوتی ہے۔ عرفانِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت ہی ہے جس کے نتیجہ میں ہمیشہ کی خوشیاں انسان کو مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جب حقیقی علم انسان کو ہوتا ہے تو اس کے ۲ معنی کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا اس پر ظہور ہوا۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا اس پر ظہور ہوا جس وقت اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا کسی انسان پر ظہور ہو تو اس کا دل اپنے رب کے خوف سے کانپ اٹھتا ہے اور حقیقت اس پر آشکار اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ خدا کا غضب ایک ایسی آگ ہے جو جلا کے رکھ دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا اس پر جلوہ ظاہر ہوتا ہے اور حسن کی تجلّی اس پر ہوتی ہے تو اس کا دل اپنے رب کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ ان دو جلووں کے بعد وہ اپنے ربّ کو سچے معنے میں پہنچاننے لگ جاتا ہے۔ اور اپنے رب کی قدر جو اس کے دل میں ہونی چاہیئے وہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ورنہ دوسروں کا تو یہ حال ہے کہ (اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کا حق تھا) جنہوں نے اس کی ذات، اس کے جلال اور جمال کا مشاہدہ نہیں کیا وہ اس کی قدر کو کیا جانیں لیکن جب ایک (فرمانبردار) اپنے رب کی جلالی اور جمالی صفات کا اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے اور اس حقیقت کو پا لیتا ہے کہ اس قادر و توانا کی ناراضگی ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی تو تمام گناہوں سے وہ نجات پا جاتا ہے ہر اس چیز کے کرنے سے اس کی رُوح اور اس کا جسم کانپ اُٹھتا ہے۔ جس کے کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم سے (۔) ناراض ہو جاؤں گا۔ غرض ایک ہی جلوہ جلالی صفات کا جب ظاہر ہوتا ہے تو ہر قسم کے گناہوں سے نجات دلاتا ہے بشرطیکہ معرفتِ کامل اور ادھوری نہ اور جب اللہ تعالیٰ کے حسن کو انسان دیکھتا ہے تو اس کی محبت سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔ اور اس محبتِ الٰہی کے سمندر میں وہ غرق ہو جاتا ہے اور محبت کی آگ جسمانی خواہشات کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش (اپنی فکر اور تدبر اور اپنے عمل سے) کرتا ہے کہ اپنے اس محبوب اور مطلوب کو اور اس کی رضا کو حاصل کر لے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقی لذت اور سرور خدا تعالیٰ کی محبت ہی میں ہے۔ تب وہ نجات پاتا ہے۔

(فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۱۹ اگست ۱۹۹۳ء

## معروف اور غیر معروف دعا

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ خواہشات کا آسمانوں کی طرف بھیجنا ہی دعا کرنا ہے۔ آخر دعا ہے کیا۔ یہی نا کہ یہ ہو جائے یا وہ نہ ہو۔ اور اس بات کا نام خواہش ہے۔ دل میں جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ کاش ایسا ہو جائے یا ایسا نہ ہو۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتا ہے اور اسے مجیب سمجھتا ہے تو وہ اپنی خواہش کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرے گا کہ وہ اس کی بات مان لے اور جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ ہو جائے۔ اور اگر وہ خدا کو نہیں مانتا یا اس کے مجیب نام پر اسے یقین نہیں تو پھر بھی خواہش تو ضرور پیدا ہوگی۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اس سلسلہ میں خدا کی طرف توجہ نہیں کرے گا۔ گویا کہ معروف دعا کا رنگ تو یہ ہے کہ خواہش کو خدا کے حضور پیش کیا جائے اور غیر معروف اور غیر محسوس رنگ یہ ہے کہ انسان خواہش کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ ہم سب کا خالق و مالک ہے اور ہماری پرورش کرنے والا ہے۔ اور اس کے ایسا کرنے میں اسے ماننا یا نہ ماننا شرط کے طور پر لازم نہیں ہے اس لئے انسان چاہے کیسا ہو اس کے خیالات کچھ ہی ہوں خدا تعالیٰ اپنے خدا ہونے کا ثبوت دیتا ہی رہتا ہے۔ ہر انسان کا خیال رکھتا ہے ہر انسان کی خواہشات کو جانتا ہے اور اپنی خدائی کے ناطے انسان کی بہتری کے سامان پیدا کرتا رہتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو "دعا" نہ کرتا ہو یہ اور بات ہے کہ وہ دعا معروف رنگ اور معروف معنی میں کرتا ہے یا نہیں لیکن خدا تعالیٰ اس کے ساتھ اس طرح سلوک کرتا ہے کہ اس نے دعا کی ہے۔

یہ بات ایک طرف تو ہماری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف مبذول کرواتی ہے اور دوسری طرف ہمیں دعا کے قریب لاتی ہے۔ صرف خواہش کا اظہار ہی کیوں کیا جائے اس خواہش کو خدا کے حضور پیش کیا جائے اور اس سے امّید رکھی جائے کہ وہ ہماری بہتری کے سامان کرے۔ اور ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ وہ ہماری بہتری ہی چاہتا ہے۔

تم سنو یا نہ سنو مجھکو تو کہہ لینے دو
اشک ہی میری زباں ہیں انہیں بہ لینے دو
یوں تو احساس گھٹن کا ہے فضا میں لیکن
اس گھٹن ہی کی فضا میں مجھے رہ لینے دو

ابوالاقبال

## خدا کی عظمت کے گیت گاؤ

خدا محبت کا ہے خزانہ خدا کی مخلوق کو بتاؤ
خدا کی باتیں سنا کے سبکو ہر ایک دل میں لگن لگاؤ
یہ کام ایسا ہے اس کی خاطر ہر ایک جانب خوشی سے جاؤ
وہ کر رہا ہے کرم کی بارش نہاؤ، دل کھول کر نہاؤ
اسی کے در پر ہے چین دل کا سرور روحوں کا اس سے پاؤ
وہ جن کے دل دور ہیں خدا سے انہیں محبت سے لے کے آؤ
ہر ایک آزردہ دل بشر کو حیات نو کا سبق پڑھاؤ
ہزار تنگی ہو یا کہ مشکل ملال دل میں کبھی نہ لاؤ
خدا کے پیاروں کا پیار لے کر پیار کرنے کا ڈھب سکھاؤ
خدا کے محبوب انبیاء کو زمانہ دیتا رہا ہے گھاؤ
تو پھر شکایت ہو کیا کسی کو کسی کو ہر وقت کیوں بچاؤ
زمیں کی حالت ہے اب دگرگوں فلک کا پیغام اسے سناؤ
دھوئیں کے بادل ہیں جنگجوئی ہوائے امن و اماں چلاؤ
فساد ہے حرص اور ہوس کا اگرچہ دنیا ہے چل چلاؤ
جو پاؤں پھیلائیں حد سے بڑھکر انہیں توکل کی رہ دکھاؤ
زمانہ دیکھے خدا کا چہرہ مری امنگو، مری دعاؤ

خدا کی عظمت کے گیت گاؤ

آنکھوں کی ٹھنڈک

## واقفینِ نَو کو تقویٰ کے زیور سے سجائیں

حضور انور نے فرمایا:-

"خدا کے حضور بچے پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں۔ انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان کے ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح کریں کہ ان کے دل کی مسترتیں پوری ہوں۔ جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنّا رکھتے ہیں۔ وہ تمنّائیں پوری ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# افکارِ عالیہ

اس پر اگر آپ غور کریں کہ اس میں ہمارے نظام جماعت کے لئے بہت سی نصیحتیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان باتوں کی خبر رکھنا ضروری ہے۔ جسم کے جن حصّوں میں بیماری داخل ہو جائے اور جسم کو اس کی خبر نہ ہو وہاں جسم کا کوئی ردِّ عمل نہیں ہوتا اس لئے جہاں جہاں نظامِ جماعت خبر گیری سے غافل ہو جاتا ہے وہاں یہ بیماریاں پنپنے لگتی ہیں چنانچہ افسوس کی بات یہ ہے کہ مجھے اس نظام کے ذریعے پتہ چلتا ہے جو خدا تعالیٰ نے (امامت) کی حفاظت کے لئے از خود جاری فرما دیا ہے۔ ہر احمدی جہاں کوئی غلط بات دیکھتا ہے مجھے خط لکھ دیتا ہے۔ اس لئے میں باخبر تو رہتا ہوں لیکن نظام کا جو حصّہ اس بات پر مامور تھا کہ ان باتوں کی خبر رکھے اور مجھے مطلع رکھے وہ غافل ہے۔ بسا اوقات یہ اطلاعیں انفرادی خطوط کے ذریعے مجھے ملتی ہیں جماعتی اطلاعوں میں یہ شامل نہیں ہوتیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی جماعتوں کو نصیحت کی تھی کہ سچائی میں عزت ہے۔ اگر اس خیال سے آپ یہ خبریں نہیں دیتے کہ آپ کی بدنامی نہ ہو یا مجھ پہ بُرا اثر نہ پڑے کہ جماعت لاہور یا جماعتِ ربوہ یا جماعت کراچی میں یہ یہ کمزوریاں پائی جاتی ہیں تو یہ آپ اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں۔ اور جماعت پر ظلم کر رہے ہیں۔ ساری زندگی کا راز سچائی ہے۔ آپ باخبر رہیں اور مجھے مطلع رکھیں۔ تکلیف آپ کو بھی پہنچتی ہے اور مجھے بھی پہنچتی ہے۔ لیکن یہ تکلیف ہماری بقا کے لئے ضروری ہے اس بات کو آپ نہ بھولیں۔ اگر آپ مجھے اس لئے نہیں بتاتے کہ مجھے تکلیف نہ ہو۔ پہلی نیت کی نسبت یہ بہتر ہے۔ لیکن درست یہ بھی نہیں۔ خدا نے جو تکلیف میرا مقدر بنائی ہے جو میری ذمہ داری ہے۔ اس سے آپ مجھے کس طرح بچا سکتے ہیں۔ اگر آپ نہیں بتائیں گے تو دوسرے بتائیں گے اور جیسا کہ میں نے ابھی آپ کے سامنے نقشہ کھینچا ہے ایک پھوڑا بننے کا۔ وہاں خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا تھا کہ بڑی تکلیف ہوتی ہے اور تکلیف ہی حفاظت کا انتظام کرتی ہے۔ اگر بیماری سے تکلیف نہ ہو تو وہ ذرات جن کا کام ہے بیماری کا مقابلہ کرنا وہ حرکت میں ہی نہیں آتے۔ بعض دفعہ تکلیف کے نتیجہ میں ہی ان کو اطلاع ملتی ہے اور بعض دفعہ جب وہ حرکت میں آتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں قدرتاً تکلیف پہنچتی ہے اور یہ تکلیف صحت کا ایک لازمہ ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں جی خدا تعالیٰ نے اتنی بیماریاں بنا دیں۔ اس نے انسان کو یہ مصیبتیں ڈالی ہیں۔ ان بیوقوفوں کو یہ نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے لئے یہ تکلیفیں رکھی ہیں۔ (عسر اور یُسر میں ساتھ رہتے۔ ناقل) کا جو عظیم الشان مضمون بیان ہوا ہے اس کا یہاں بھی اطلاق ہوتا ہے۔ ہر آسانی سے پہلے کسی تکلیف میں سے گزرنا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا قانونِ قدرت ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ وہ لوگ جو بغیر تکلیف کے انتظار کرتے رہتے ہیں کہ ہماری تقدیریں بدل جائیں گی۔ ہم عظیم الشان مرتبوں کو حاصل کر لیں گے وہ جاہلوں کی خوابوں کی دُنیا میں رہتے ہیں حقیقت کی دُنیا میں نہیں رہتے۔ قانونِ قدرت جو خدا نے بنایا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی آپ نہیں دیکھیں گے اس لئے وہ معاشرہ جو حساس ہے اور جو تکلیف محسوس کرتا ہے وہ بیماریوں کو دور کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے جہاں تکلیف اُٹھ جائے وہ معاشرہ اس بات کا اہل ہی نہیں ہے کہ وہ بیماریاں دُور کر سکے۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ آپ اس مضمون کو سمجھ کر مجھے تکلیف پہنچائیں تاکہ میرے دل میں ردِّ عمل پیدا ہو اور میں اس کے لئے کوشش کروں بلکہ یہ نظر رکھیں کہ معاشرہ تکلیف محسوس کر رہا ہے یا نہیں کر رہا۔ فالج زدہ جسم اور غیر فالج زدہ جسم میں یہ ایک فرق ہے۔ مفلوج حصّے تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ تو کیا وہ شخص جو مفلوج ہو گیا ہے وہ اس بات پر خوش ہوگا کہ مجھے اب درد کبھی نہیں ہوگی۔ جب وہ صحت مند تھا ہو سکتا ہے کہ وہ خدا پر اعتراض کیا کرتا ہو کہ عجیب تقدیر ہے کہ مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ فلاں جگہ دکھ اور فلاں جگہ مصیبت۔ یہ بچے روتے ہیں بلبلاتے ہیں۔ ان کا کیا قصور ہے۔ وہ اس نظام کو سمجھتا نہیں کہ اسی میں اس کی زندگی کی حفاظت ہے اور جب اس کا جسم مفلوج ہو جاتا ہے تو پھر وہ روتا ہے کہ کاش مجھے تکلیف پہنچے۔ وہ سوئیاں چبھوتا ہے چٹکیاں کاٹتا ہے۔ اپنے جسم کو ملتا ہے مروڑتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا مجھے تکلیف پہنچتی ہے یا نہیں۔ اور جب اس کو تکلیف ہونا شروع ہو تو پھر اس کی جان میں جان آتی ہے تو یہ تکلیف حفاظت کی خاطر ہے۔ اگر ہماری جماعتوں میں بدی کو دیکھنے کے بعد تکلیف ہونا بند ہو جائے تو آپ یقین سمجھیں کہ یہ فالج زدہ جماعتیں ہیں۔ اور وہ معاشرہ مفلوج ہو رہا ہے۔ اس کی فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں اس مضمون کا بقیہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ بیان کروں گا۔ کیونکہ یہ ایک لمبا مضمون ہے۔ اگلے خطبہ میں بھی جاری رہے گا۔ اس وقت میں آپ کو بنیادی باتیں بتانا چاہتا ہوں کہ جن برائیوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان برائیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے پہلے نیتوں کا درست کرنا ضروری ہے جس کے متعلق میں ذکر کر چکا ہوں۔ پھر اپنے احساس اور شعور اور نگرانی کے نظام کی حفاظت ضروری ہے۔ اور یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہمیں تکلیف پہنچ رہی ہے یا نہیں۔ اگر تکلیف پہنچ رہی ہے تو (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) اسی تکلیف سے زندگی پیدا ہوگی۔ اور اگر خدانخواستہ تکلیف ہونا بند ہو گئی ہے تو پھر اس سے زیادہ فکر کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق بخشے جو ہم پر نہ صرف اپنی اصلاح کی بلکہ غیروں کی اصلاح کی بھی عائد کی گئی ہے۔

---

"انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس راہ اور سبب کو اختیار نہیں کرتا جو اس کے حصول کے واسطے مقرر ہے۔ کامیابی کے صحیح اور یقینی اسباب اور ذرائع معلوم نہیں ہو سکتے۔ جب تک سچا علم نہ ہو اور سچا علم بدوں (کلام الٰہی) کے نہیں آسکتا۔ اور (کلامِ الٰہی) بدوں تقویٰ کے حاصل نہیں ہوتا۔ اور سچا تقویٰ اور خشیتِ الٰہی پیدا نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے منتخب فرمائے ہوئے بندوں کی صحبت میں نہ رہے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

---

## تعزیت

**مکرم محمد دین انور صاحب اسسٹنٹ پروفیسر (ریٹائرڈ) گورنمنٹ کالج سرگودہا لکھتے ہیں:**

برادر محترم مکرم نسیم سیفی صاحب

۱۷ جولائی ۹۳ء کو عزیز وقار احمد کی ناگہانی المناک وفات کی تعزیت کے سلسلہ میں حاضر ہوا۔ صرف محترمہ ہمشیرہ صاحبہ سے ملاقات ہو سکی۔ آپ اپنے مفوضہ فرائض کی بجا آوری کے سلسلہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ اور عزیز مسعود احمد اور عزیزہ عز الرحمی اپنی بچیوں کے ساتھ کراچی جا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی سب پسماندگان کو توفیق بخشے۔ اور سب کا ہر دم حافظ و ناصر ہو۔ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ نے محترم مولانا محمد شریف صاحب کی تشویشناک علالت کی خبر دی۔ چند دن کے بعد وہ خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی طرح سے اس سے پہلے مولانا غلام باری صاحب سیف کی وفات ہوئی تھی۔ اس قسم کے بزرگوں کی وفات یقیناً ایک بڑا قومی نقصان ہوتا ہے جس کی تلافی کے لئے جماعت کے افراد کو بہر کیف توجہ کرنی چاہیئے۔ آپ نے الفضل میں اس سلسلہ میں نہایت موزوں الفاظ میں ضروری امور بیان فرما دیئے ہیں۔ انسان بہر کیف موت سے دو چار ہونے والے ہیں۔ یہ مادی زندگی دائمی نہیں۔ وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جو اپنے اسلاف کے بعد ان کے اعلیٰ اوصاف کے وارث ہوتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جماعت کے لئے مقدر ہے کہ وہ زندہ رہے گی اور اپنے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں ترقی کرتی رہے گی۔ اس لئے ہم خدا سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے اسلاف کے اعلیٰ اوصاف کا وارث بناتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی بخشش فرمائے۔ ان کو اپنے قرب میں نہایت اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور سب کو ان کے اعلیٰ اوصاف کا وارث بنائے۔ اور ہر دم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کی وساطت سے مولانا موصوف کے پسماندگان کی خدمت میں اپنی طرف سے تعزیت کے جذبات پہنچانا چاہتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

# کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

## ڈان

۸۔ اگست ۱۹۹۳ء

## Roots of instability

EVERYBODY acknowledges the fact that our political leaders have again failed. However, the question is: "Whether fresh elections, even if free, fair and impartial, would be able to bring political stability in the country." Unless one and same party forms governments simultaneously at the Centre as well as in all the four provinces, the answer is a big no.

On the other hand it seldom happens even in countries where political stability is firmly establsihed that governments in all the provinces as well as at the Centre belong to one single party. This could only happen in totalitarian regimes — like those of Ayub Khan and Ziaul Haq.

All the advanced countries of the world have achieved lasting political stability by balancing their overall systems through formation of smaller provinces in large number, due to which their federal governments are happily co-existing with even the opposition governments in several provinces/sub-systems without any tension. The examples of the USA, Japan, India, France, Germany etc are before us. This stability and working harmony would have not been possible if the number of provinces would have been as small as four and that too dangerously unbalanced and unproportionate as in our case (Punjab having 56% population and Balochistan having 44% area — a unique position in the comity of nations).

One would be surprised to note the unique feature of our country. Pakistan being the 6th largest country has the smallest number of provinces in the world, including very small countries like Nepal, Bhutan, Sri Lanka, Yemen, Jordan and Israel.

It is only due to the structural dilemma in the shape of the imbalance in our sub-systems/provinces and their numerical inadquacy that, time and again, we go through the tug-of-war between the provinces and the Centre. Such confrontation had resulted in the disintegration of Pakistan in 1971. The evil continued thereafter in the form of dismissal of the Balochistan Assembly, the resignation of the NWFP Ministry and military action in Balochistan by Bhutto. When Benazir became Prime Minister, the Balochistan Assembly was dismissed for a brief period though. Since then the National Assembly has been dismissed thrice — in 1988, 1990 and 1993 (though restored by the Supreme Court). But the resignation of President Ghulam Ishaq Khan and Prime Minister Nawaz Sharif and the dissolution of N.A. again are the direct consequence of the centre-province confrontation and dangerous imbalance in our present provinces and their numerical inadequacy.

The only way to achieve lasting political stability lies in the re-organisation of the present boundaries of our unwieldy, unbalanced and unproportionate provinces by making them smaller and increasing their number. This would balance our Federal structure in the same way as all other countries have done long ago. Only after doing so the nation should go for free, fair and impartial elections for positive results.

Once this structural imbalance is removed, the Federal government would fruitfully co-exist with one or more opposition governments in the provinces without any tension and, ofcourse, without anydanger being caused to the overall strcture of the country.

On the other hand, going for fresh elections in October 1993 without first balancing our sub-systems/provinces is bound to result in turmoil and disaster of a magnitude that we have never experienced before. This conclusion — harsh as it is — is based on equally harsh realities of our existence as a free nation.

MIRZA JAWAD BAIG
Karachi

DAWN SUNDAY, AUGUST 8, 1993

ڈان کے ۸ر اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مرزا جواد بیگ (کراچی) ملک کے عدم استحکام کے بارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

ہر شخص یہ تسلیم کرتا ہے کہ ہمارے لیڈرز ایک دفعہ پھر ناکام ہو گئے ہیں۔ البتہ سوال یہ ہے کہ کیا نئے انتخابات چاہے وہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ کیوں نہ ہوں۔ ملک کیلئے سیاسی استحکام لا سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ ایک ہی پارٹی مرکز میں اور چاروں صوبوں میں حکمران ہو اس کا جواب نفی میں ہے۔

اس کے بالمقابل ایسے ممالک بھی جو سیاسی طور پر نہایت مستحکم ہیں۔ یہ تو شاذ ہوتا ہے کہ تمام صوبوں کی حکومتیں اور مرکز کی حکومت بھی ایک ہی پارٹی کے ہاتھ میں ہو۔ یہ تو صرف یک شخصی حکومت میں ہو سکتا ہے جیسے ایوب خان اور ضیاء الحق۔

تمام ترقی یافتہ ممالک نے مستقل طور پر سیاسی استحکام یوں حاصل کر لیا ہے کہ انہوں نے اپنے سسٹم کو متوازن بنایا ہے اور ایسا کرنے کے لئے انہوں نے صوبوں کی تعداد بڑھا دی ہے۔ اور انہیں چھوٹا چھوٹا کر دیا ہے۔ جسکی وجہ سے وفاقی حکومت خوشی کے ساتھ اپنے حزب اختلاف کے ساتھ کام کر سکتی ہے۔ چاہے وہ کئی صوبوں ہی میں کیوں نہ ہو۔ مثال کے طور پر امریکہ، جاپان، ہندوستان، فرانس اور جرمنی ہمارے سامنے ہیں۔ یہ استحکام اور کام کرنے کے سلسلے میں ہم آہنگی ان کے لئے کبھی ممکن نہ ہوتی۔ اگر ان کے صوبوں کی تعداد اتنی کم ہوتی جتنی ہماری ہے یعنی چار۔ اور وہ بھی خطرناک طور پر غیر متوازن اور بغیر کسی نسبت کے۔ مثلاً جیسے پنجاب کی آبادی ۵۶ فیصد ہے اور بلوچستان کا رقبہ چوالیس فیصد۔ مختلف ممالک کو سامنے رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک عجیب کیفیت ہے۔ یہ دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ ہمارا ملک پاکستان رقبہ کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر ہے۔ بڑا ملک ہے۔ لیکن ساری دنیا میں اسکے صوبے سب ممالک سے کم ہیں حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے ممالک مثلاً نیپال بھوٹان، سری لنکا، یمن، اردن، اور اسرائیل سے بھی کم صوبے۔

یہ صرف انتظامی الجھنوں کی وجہ سے ہے۔ جو عدم توازن کا نتیجہ ہیں اور جنکی بنیاد ہمارے صوبوں میں ہے۔ یعنی ان کی تعداد کے بارے میں ہمیں صوبوں اور مرکز کی آپس میں الجھن سے واسطہ پڑتا ہے اس قسم کی الجھنیں ۱۹۷۱ء میں پاکستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کا باعث ہوئیں اور یہ برائی چلتی رہی اور بعد میں بلوچستان کی اسمبلی کو تحلیل کیا گیا۔ صوبہ سرحد کی وزارت نے استعفےٰ دیا۔ بلوچستان میں بھٹو نے فوجی کارروائی کی۔ جب بے نظیر پرائم منسٹر بنیں تو کچھ عرصے کے لئے بلوچستان اسمبلی کو تحلیل کیا گیا تھا۔ اگرچہ تھوڑے ہی عرصہ کے لئے۔ اس وقت سے لے کر اب تک قومی اسمبلی کو تین بار تحلیل کیا جا چکا ہے۔ ۱۹۸۸ء میں ۱۹۹۰ء میں اور ۱۹۹۳ء میں اگرچہ اس دفعہ اسے سپریم کورٹ نے بحال کر دیا۔ لیکن صدر غلام اسحٰق خان اور وزیر اعظم نواز شریف کے استعفےٰ اور قومی اسمبلی کا تحلیل کیا جانا صوبہ اور مرکز کے آپس میں تصادم کا نتیجہ تھے۔ اور یہ بات انتہائی خطرناک عدم توازن کے ساتھ پیدا ہوئی ہے۔ اگر اس عدم توازن کو دور کر دیا جائے تو وفاقی حکومت صوبوں کے ساتھ ایک یا ایک سے زیادہ صوبوں میں مخالف حکومتوں کے ساتھ نہایت کامیاب طور پر چل سکتی ہے۔ اس طرح کسی قسم کی الجھن نہیں ہو گی اور ملک کے نظام کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔

اس کے بالمقابل اکتوبر ۱۹۹۳ء میں نئے انتخابات کرانا بغیر اس سب سسٹم صوبجاتی کے توازن میں لانے کے بغیر نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہم ایسی مشکل میں پھنس جائیں گے۔ ایسی تباہی آئے گی۔ جیسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی۔ یہ نتیجہ جو میں نے نکالا ہے۔ لگتا تو درشت ہے۔ لیکن یہ ہمارے وجود کے درشت حقائق پر ہی مبنی ہے۔ ہمارے وجود یعنی بطور ایک آزاد قوم کے۔

## دی نیوز انٹرنیشنل

۸۔ اگست ۱۹۹۳ء

## Bosnia's survival

From Mohammad Ashraf Khan

The head of the International Red Cross Mission, Mr Frederic, was recently killed in Sarajevo, and just after it 300 women and children fleeing to the capital, were taken hostage by Serbs and held in a sport complex as bargaining chips to secure the release of their soldiers trapped in the city.

The blood-letting which has turned the entire country into killing fields was summed up by a UN officer under the impression that the entire population of Bosnia was committing suicide. This death drama is being played in Bosnia by the Serbs and Croats with no regard for international law.

It is high time for the Muslim world to sit together and decide on a way of saving the Muslim population of Bosnia from compete genocide. It is quite obvious that the UN has completely failed to a take any proper decision in favour of Bosnia's survival.

**Mardan**

**The News** International, Sunday, August 8, 1993

نیوز انٹرنیشنل کے ۸ر اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں محمد اشرف خان بوسنیا کے متعلق کہتے ہیں۔

انٹرنیشنل ریڈ کراس مشن کے سربراہ مسٹر فریڈرک حال ہی میں سارا جیوو میں ہلاک ہو گئے تھے۔ اور اس کے معاً بعد ۳۰۰ عورتیں اور بچے جو سارا جیوو کی طرف بھاگ رہے تھے کو سربوں نے یرغمال بنا لیا اور کھیلوں کے ایک کمپلیکس میں حراست میں رکھا۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ اس طرح اپنے فوجیوں کو جو شہر میں پھنسے ہوئے تھے چھڑوا لیا جائے۔

خون ریزی جو سارے ملک میں جاری ہے کی وجہ سے یہ قتل عام کے میدان

باقی صــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آپ کا خط ملا

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مانٹریال۔ کینیڈا سے لکھتے ہیں:

• وہ پاس رہیں یا دور رہیں
بس دل میں سمائے رہتے ہیں۔

ایک عریضہ تو خاکسار نے کینیڈا پہنچنے پر آپ کی خدمت میں لکھدیا تھا۔ مگر اس کے بعد امریکہ اور کینیڈا کے سالانہ اجتماعات نے اور الفضل کے ذریعہ آپ کی محبت بھری یاد نے جس رنگ میں بیقرار کئے رکھا۔ اسکی وجہ سے اب پھر مجبوراً اس بیقراری کو کم کرنے کے خیال سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ گو میری طبیعت اب بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ لکھنا تو الگ رہا کسی سے آسانی کے ساتھ بات کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ مگر امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ ہائے سالانہ کے روح پرور اور ایمان افروز نظاروں نے جو لطف دیا ہے۔ اسکو بیان کرنا بھی میرے بس میں نہیں۔ نیویارک کا یہ جلسہ ہزاروں ہزار مخلصین کی اماجگاہ تھا۔ تقاریر احباب کی اخوت ان کی عبادات اور ان کا میل جول کچھ اپنا ہی رنگ لئے ہوئے تھا۔ جو احمدیت کے رنگ میں رنگین تھا۔ اس نظارہ کو دیکھ کر میرے ایمان کو تو بہت ہی تقویت حاصل ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا کہ زندگی میں ان ایمان افروز نظاروں کو آنکھوں دیکھنے کی توفیق ملی اور پھر دنیا کے مغربی کونے میں جہاں مادیت پرستی کا زور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ایمان افروز نظاروں میں اور بھی ترقی دے۔ اس جلسہ میں صاحبزادہ میاں ایم۔ ایم احمد صاحب بھی شریک تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ بڑی محبت سے ملے اور بڑے تعجب کا اظہار فرمایا۔ کہ یہ عاجز اس کمزوری کی حالت میں اس جلسہ میں شریک ہو سکا۔ آپ سے مل کر مجھے تو آپ کے والد صاحب محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی یاد تازہ ہو گئی۔ اللہ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

کینیڈا جلسہ جو ٹورنٹو میں ہوا وہ بھی اپنی نظیر آپ تھا۔ ہزاروں ہزار کا اجتماع تھا اور مخلصین سارے ملک سے آئے ہوئے تھے تقاریر بھی بہت اچھی تھیں۔ وسیع پیمانہ پر انتظامات نہایت عمدہ رنگ کے تھے۔ اور امریکہ کی طرح بڑے آرام دہ تھے۔ ہزاروں ہزار مہمانوں کی رہائش اور مہمان نوازی وغیرہ کا کام کوئی اتنا آسان بھی نہیں۔ مگر سب کچھ ہی اپنی مثال آپ تھا۔ سب جگہ والنٹیرز نے بڑی جانفشانی سے دن رات کام کیا۔ اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ کینیڈا کے جلسہ کے منتظم جناب نسیم مہدی صاحب تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی بہت محبت اور خلوص سے ملے (.............) بہت مصروف تھے۔ ان جلسوں کی روح رواں دراصل حضور اقدس امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور اور ایمان افروز پیغامات ہی تھے۔ حضور خود تو ان جلسوں میں شریک نہ ہو سکے مگر حضور اقدس کے پیغامات اس کا کچھ بدل ہو گئے۔ ان پیغامات کو جماعت کے مخلصین نے توجہ کے ساتھ اور محبت بھرے جذبات کے ساتھ سنا۔ اور ان کی طرف توجہ دی۔ اگر جماعت کی خواہش کے مطابق حضور خود ان جلسوں میں شامل ہو سکتے تو ان جلسوں کا رنگ ہی اور ہو جاتا۔ اور جلسوں کی حاضری بھی دو چند، سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو جاتی۔ مگر حضور اقدس کی اپنی مصروفیات کچھ ایسی ہوتی ہیں کہ حضور کے لئے ہر جگہ پہنچنا آسان نہیں ہوتا۔ حضور ان ایام میں ناروے تشریف فرما تھے۔ اور اس سے قبل جرمنی کے خدام کے اجتماع میں تشریف فرما تھے۔ بہرحال سٹلائٹ کے ذریعہ حضور کے پیغامات ہمارے ان جلسوں میں پہنچتے رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ جو جماعت کیلئے ایک حد تک تسکین کا موجب تھے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت سے رکھے۔ اور حضور کی عمر میں برکت دے۔

میرے لئے ان جلسوں میں حاضری کچھ اس لحاظ سے بھی اچھی رہی کہ جہاں اپنے بہت سے عزیزوں سے یہاں ملنے کا موقعہ ملا وہاں بہت سے ایسے دوست جو عرصہ سے نہیں ملے تھے۔ بلکہ قادیان کے بعد ان سے ملنے کا اتفاق ہی نہیں ہوا تھا۔ ان سے مل کر بھی ان کی یاد تازہ ہو گئی۔ میرے ایک کرم فرما دوست جن سے قادیان کے زمانہ میں دفتر تبشیر کے ضمن میں کام کا موقعہ ملا تھا وہ تو اس محبت سے ملے کہ میں اُسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ ہمارے مخلص دوست مکرم حسن محمد خان صاحب عارف تھے جو جماعت کینیڈا کے ماہوار رسالہ گزٹ کے مدیر ہیں۔ اور جماعت میں بہت کام کر رہے ہیں۔ اُن کے محبت بھرے جذبات سے مجھے بھی بہت خوشی ہوئی۔ بلکہ بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ ان تمام حالات کو دیکھ کر میرا دل چاہتا تھا کہ آپ بھی دنیا کے اس حصے کا ایک چکر لگائیں۔ آپ کے قدردان بھی یہاں بہت ہیں۔ بلکہ جو خدمات آپ آج کل انجام دے رہے ہیں اسکی وجہ سے تو آپ کے دوست آپ کو ملنے کے مشتاق ہیں مثلاً شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل بھی ہیں جن سے آپ کا ذکر چل نکلا۔ وہ بھی آپ کو یاد کرتے ہیں۔

محترم! میرا خیال نہیں تھا کہ میں اس قدر لکھ سکوں گا۔ مگر آپ کے تصور میں بات چلتی گئی۔ اب اگلے ہفتے ہم لندن کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں اس ماہ کے آخر میں جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ خدا کرے آپ وہاں ہی کسی طرح پہنچ جائیں۔ مگر آپ مصروف اس قدر ہیں کہ پوری امید لگانا مشکل ہے۔ بہرحال جیسے خدا کو منظور!.........!

میں نے تو یہاں خط و کتابت کا کام بالکل بند ہی کر دیا ہے۔ ہمت ہی نہیں کہ کچھ کر سکوں۔ گذشتہ دنوں عزیزم محترم جناب راشد صاحب امام بیت لندن کا ایک محبت بھرا ضروری خط آیا تھا۔ صرف اُس کا مختصر سا جواب دیا تھا۔ یا اب آپ کی یاد ستا رہی ہے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ بس دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خدا خیریت سے رکھے اور انجام بخیر کرے (....)

---

ڈاکٹر حامد احمد

# پروگرام ہائیکنگ کلب پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اس سال بھی خدا کے فضل سے ہائیکنگ کے پروگرام حسب معمول چل رہے ہیں۔ ابھی تک تین گروپ ٹریکنگ کر چکے ہیں

(1) شہو پاس (SHO-PASS)

یہ سوات اور کوہستان کے درمیان خوبصورت اور مشکل ٹریک ہے۔ وقت کی کمی کے باعث مغربی طرف کی ہائیکنگ کی گئی ہے۔ دوسری طرف ابھی باقی ہے۔ اس میں اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ کوہاٹ اور ربوہ کے 8 ممبرز شامل ہوتے۔ اس ٹریک میں سوات کی مشہور جھیل مہوڈنڈ بھی گئے۔

(2) کمک ڈوری پاس (بلندی 14 ہزار فٹ)

یہ کشمیر کی ایک خوبصورت وادی ہے اس پروگرام میں 12 ممبرز شریک ہوئے جن کا تعلق۔ جھنگ۔ ڈیرہ غازیخاں، سیالکوٹ، اسلام آباد، ربوہ اور لاہور سے ہے۔ ٹریک کے دوران دو خوبصورت جھیلیں لولوسر لیک اور سیف الملوک جھیل کی سیر بھی کی۔

(3) سیرن ویلی (بلندی تقریباً دس ہزار فٹ)

یہ کاغان کی ایک سائیڈ ویلی ہے اگرچہ یہ ایک آسان اور سیدھا سادہ ٹریک ہے۔ مگر اسی مناسبت سے ممبرز کم عمر اور ناتجربہ کار تھے۔ اس طرح ان کے لئے کافی دلچسپ رہا۔

اس کے بعد عنقریب دو گروپ بالترتیب رتی گلی اور کمک ڈوری گلی جا رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

آئندہ کا پروگرام:-

(1) 12 تا 19 اگست۔ یہ پہلی دفعہ ٹریکنگ کرنے والے نوجوانوں کے لئے ہے۔ یہ بھی کمک ڈوری یا رتی گلی جائیں گے۔

(2) 12 تا 23۔ اگست اس میں کچھ تجربہ رکھنے والے ٹریکرز حصہ لیں گے یہ 15 ہزار فٹ سے بلند دروں۔ یعنی کچی کانی یا داد ریلی پاس جو کہ چترال اور سوات کے درمیان واقع ہے یہ جائیں گے۔

(3) 23 تا 30۔ اگست یہ بھی نئے نوجوانوں کے لئے ہوگا۔ ٹریک کا فیصلہ ممبرز کی صلاحیت اور مشورہ سے کیا جائے گا۔

(4) خصوصی پروگرام

اس پروگرام کے تحت ایک لمبا ٹریک ترتیب دیا گیا ہے۔ جس میں چترال کے شمال میں واخان کی پٹی کے ساتھ ساتھ ٹریک کرتے ہوئے پہلے شاہ جنالی پاس کراس کریں گے پھر بروغل پاس جو کہ چترال سے افغانستان جانے کا اور پھر وہاں سے روس (وسطی ایشیا) کے ساتھ تعلق کا بہت پرانا راستہ ہے کی ٹاپ تک جائیں گے۔ اس کے بعد دارکوٹ پاس اور اشکومن پاس کراس کریں گے۔ اشکومن کے بعد نلتر کی خوبصورت وادی اور خوبصورت جھیل سے گذرتے ہوئے دیانتر پاس کے ذریعے ہنزہ میں اتریں گے۔ اس طرح 6 مختلف دروں کی سیر کرنے کا موقع ملے گا۔

یہ ٹریک 24 دن کا ہوگا۔ 2 سے 25 ستمبر تک ہوگا۔ اس کی فیس -/3500 روپے ہوگی۔ اگر کوئی ممبر ابتدائی حصہ کر کے واپس آنا چاہے تو ایسا بھی کیا جا سکتا ہے۔

ستمبر میں معمول کے مطابق مزید کوئی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپردازنہ - ربوہ

## مسل نمبر ٢٩٠٦١ میں

فریدہ محمود زوجہ مکرم بشیر الدین محمود پیشہ خانہ داری عمر ٤٠ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A ۔ ہ ۔ ن۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٢-٧-١ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) زیورات طلائی وزنی آٹھ ٥ مالیتی ۔/٣٥٠ ھ (٢) نقرئی زیورات وزنی ٥٥ ٥ مالیتی ٢٠ ھ (٣) بنک حصص مالیتی ۔/٤٠٠ ھ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/١٠٠ ا ھ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فریدہ محمود زوجہ مکرم بشیر الدین محمود A ۔ ہ ۔ ن۔ گواہ شد نمبر١۔ ظفر اے سرور ولد چوہدری شبیر احمد A ۔ ہ ۔ ن۔ گواہ شد نمبر٢۔ سید اے شاہ ولد زمان علی A ۔ ہ ۔ ن

## مسل نمبر ٢٩٠٦٢ میں

چوہدری محمد یوسف ولد چوہدری شادی صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر ٦٧ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ١٦/٥٢ دار العلوم وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٥-١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) پندرہ ایکڑ اراضی زرعی واقع چک نمبر ٩٣/T.D.A ضلع لیہ مالیتی اندازاً تین لاکھ روپے (٢) مکان ١٦/٥٢ کا ١/٤ حصہ مالیتی ۔/٤٠٠٠٠ روپے (٣) ترکہ بیوی چار کنال زرعی زمین میرا شرعی حصہ ١/٤ واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی ۔/٦٢٥٠ روپے (٤) ترکہ بیوی پلاٹ برقبہ ١٥ مرلہ واقع ناصر آباد ربوہ مالیتی ۔/٧٥٠٠٠ روپے کا ١/٤ حصہ میرا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/١٩٠٨ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۔/٩٥٠٠ روپے سالانہ آمد از جائیداد مل رہا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری محمد یوسف ١٦/٥٢ دار العلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر١۔ محمد اکرم وصیت نمبر ١٧٨٠٩۔ گواہ شد نمبر٢۔ محمد جمیل شوق پسر موصی۔

## مسل نمبر ٢٩٠٦٣ میں

محمد ادریس ولد ٹھیکیدار محمد ابراہیم قوم ساگر راجپوت پیشہ ملازمت عمر ٣٤ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ١٦/٢ دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٤-١٦ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ١٦/٢ برقبہ ایک کنال بنام ادریس منزل واقع دار البرکات ربوہ مالیتی اندازاً پانچ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/٥٥٠ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد ادریس ادریس منزل ١٦/٢ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر١۔ محمد اکرم وصیت نمبر ١٧٨٠٩۔ گواہ شد نمبر٢۔ مرزا بشیر احمد ١٣/١ دار البرکات ربوہ صدر محلہ۔

## مسل نمبر ٢٩٠٦٤ میں

خدیجہ ناہید زوجہ محمد ادریس صاحب قوم ساگر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ٣٨ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ادریس منزل ١٦/٢ دار البرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٤-١٦ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (١) حق مہر ۔/١٠٠٠ روپے بذمہ خاوند (٢) زیور طلائی ٨ تولہ مالیتی ۔/٢٥٠٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/٢٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ خدیجہ ناہید ادریس منزل ١٦/٢ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر١۔ محمد ادریس خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر٢۔ مرزا بشیر احمد صدر محلہ دار البرکات ربوہ۔

## مسل نمبر ٢٩٠٦٥ میں

داؤد احمد عابد ولد شیخ حمید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ٢٤ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ١/٤٣ دار العلوم وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٥-١٧ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ "کوئی نہیں ہے" اس وقت مجھے مبلغ ۔/١٤٢٠ روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ داؤد احمد عابد ١/٤٣ دار العلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر١۔ عبد المجید عامر مربی سلسلہ کوارٹر نمبر ٣٧ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر٢۔ بشیر احمد خالد کوارٹر نمبر ٦٧ تحریک جدید ربوہ۔

## مسل نمبر ٢٩٠٦٦ میں

فضل احمد مجوکہ ولد احمد یار مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ طالب علم عمر ٢٢ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ٩٣-٣-١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

باقی ص٧ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم سید محمد صادق شاہ صاحب اپنے لئے اور اپنے عزیزان پھگلہ و مانسہرہ کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب آف کوئٹہ بعارضہ قلب راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ ۲۴ اگست کو ان کی اینجیو گرافی ہوگی۔

○ مکرم میاں عبدالواحد صاحب سمن آباد لاہور اپنے کاروبار میں ترقی اور جملہ مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب آف گوکھووال ۲۷۶/ج.ب بیمار ہیں اور لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

## سانحہ ارتحال

○ محترمہ امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ بیگم مکرم عبداللطیف خان صاحب تنہا (وفات یافتہ) سابق اسسٹنٹ سیکرٹری بعمر ۷۶ سال مغربی جرمنی میں مورخہ ۱۵ اگست ۹۳ء کو وفات پاگئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے۔

## وسطی ایشیا کی ریاستوں میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنا

• تاشقند میں میڈیکل کی تعلیم ۶ سال کے عرصہ میں مکمل ہوتی ہے۔

• وہاں کی زبان سیکھنے کے لئے ایک سال کا کورس اس کے علاوہ ہے۔

• ۶ سال میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سالانہ فیس ۲۵۰۰/- ڈالر جبکہ ۱ سال (۱۱ ماہ کا) زبان کا کورس کرنے کے لئے ۱۶۰۰/- سے ۱۸۰۰/- ڈالر خرچ آتا ہے۔

• داخلہ کا طریق کار یہ ہے کہ پاسپورٹ کی فوٹو کاپی + فیس + تعلیمی اسناد کسی کے ذریعے تاشقند میں جمع کروائی جائیں تب وہاں سے سٹوڈنٹ ویزا کے لئے پاکستان خط آئے گا اور پھر ویزا ملے گا۔

اگر کوئی خود تاشقند جاکر مذکورہ کاغذات جمع کرواتا ہے تو اس کو واپس پاکستان آنا پڑے گا اور ویزا لیکر دوبارہ تاشقند جانا ہوگا۔

مزید تفصیلات اخبارات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مہتمم امور طلباء
خدام الاحمدیہ پاکستان

## ٹیلیفون شعبہ رشتہ ناطہ

○ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ شعبہ رشتہ ناطہ میں ٹیلیفون لگ گیا ہے۔ احباب حسب ضرورت درج ذیل نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

212477

بیرون ربوہ سے احباب ربوہ کا STD کوڈ نمبر ۰۴۵۲۴ مذکورہ فون نمبر سے پہلے ڈائل کریں۔

انچارج رشتہ ناطہ

## ضروری اعلان

ایسے لوگ جنہوں نے ربوہ کی ملحقہ کالونیوں میں پلاٹ خریدے ہوئے ہیں وہ فوری طور پر ان کی نگرانی کا انتظام کریں۔ بہتر ہوگا کہ قبضہ کی شکل پیدا کریں۔ نیز یہ دوست اپنی اپنی رجسٹریوں کی نقول امور عامہ کو مہیا کر کے اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے بھی امور عامہ کو مطلع کریں تاکہ قبضہ پیدا ہونے کی صورت میں ابتدائی کارروائی بروقت ہو سکے

(صدر عمومی)

## اعلانات

الفضل میں کسی بات کا اعلان کروانے کے لئے خوشخط تحریر کیجئے۔ اور بات کو واضح کرنے کی کوشش کیجئے۔

ٹیلیفون پر یہ کہہ دینا کہ بات تو آپ کو بتا ہی دی ہے۔ اسے آپ خود ہی لکھ کر شائع کر دیں۔ مناسب نہیں ہے۔ آپ کی طرف سے واضح تحریر آنی چاہیئے۔

(ادارہ)

# خدمت خلق

## ماتحتوں اور غریبوں پر رحم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

"تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو"

(کشتی نوح صفحہ ۲۷)

"غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خدا داد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں"

(ملفوظات جلد نمبر ۸، صفحہ ۱۰۲، صفحہ ۱۰۳)

بقیہ: صفحہ ۱

صاحب کے پوتے اور حضرت ماسٹر اللہ دتہ صاحب کے نواسہ تھے۔ دونوں بزرگ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ عزیزم داؤد احمد خان صاحب اپنے پیچھے ایک بیوہ عزیزہ تسلیمہ بیگم بنت منشی عبدالکریم صاحب بھٹہ والے گوجرانوالہ اور چار بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑ گئے ہیں۔

احباب ان کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۶

اس وقت مجھے مبلغ ۵۹۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل احمد مجوکہ طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امین الرحمن وصیت نمبر ۲۷۰۰۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ عبدالکریم وصیت نمبر ۲۶۵۹۷۔

بقیہ: صفحہ ۵

گروپ نہیں ہوگا۔ مگر خاص حالات کے تحت انتظام ہو سکتا ہے بشرطیکہ وقت سے پہلے اطلاع کر دیں۔

خاکسار
ڈاکٹر حامد احمد
ڈائریکٹر ہائیکنگ کلب پاکستان
ایڈریس۔ پوسٹ بکس ۱۱۱۸ پشاور صدر
فون نمبرز
حامد احمد۔ ۵۸۷۴۲۵-۰۵۱- اسلام آباد۔
ناصر الدین ۴۴۳۳۲-۰۵۲۱- پشاور
محمد ندیم ۲۱۶۲۱۴-۰۵۲۱- پشاور
فاتح الدین ۲۱۱۸۸۹-۰۴۵۲۴۔ ربوہ

بقیہ: صفحہ ۴

بن گئے ہیں۔ اس کے متعلق اقوام متحدہ کے ایک افسر نے اس پالیسی کے ماتحت یہ کہا تھا کہ بوسنیا کے لوگ مجموعی طور پر خودکشی کر رہے ہیں۔ موت کا یہ ڈرامہ بوسنیا میں سرب اور کروٹس کر رہے ہیں اور انہیں عالمی قانون کی ہرگز پرواہ نہیں ہے۔ وقت آگیا ہے کہ اسلامی دنیا اکٹھی بیٹھ کر کسی ایسے طریق کا فیصلہ کرے جس سے بوسنیا کی مسلمان آبادی کو مکمل ہلاکت سے بچایا جا سکے۔ یہ بات تو بالکل ظاہر و باہر ہے کہ اقوام متحدہ بوسنیا کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی مناسب اقدام کرتے ہیں مکمل طور پر ناکام ہوگیا ہے۔

یہ خط مردان سے لکھا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ: ۱۸ اگست۔ گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔

○ پاکستانی دفتر خارجہ نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کے عملے کو ہراساں کرنے کا سلسلہ بند کرے۔ ترجمان نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے جس طرح ۱۴ اگست کو پاکستان کا یوم آزادی اور ۱۵ اگست کو یوم سیاہ منایا اس سے بھارتی دعووں کی قلعی کھل گئی ہے کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انکی پارٹی ۸ ویں ترمیم کے خاتمے کے اپنے موقف پر سختی سے قائم ہے۔ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختیارات کا نیا توازن قائم ہونا چاہیئے جس میں فوج کے سربراہوں کی تعیناتی کا اختیار صدر کو ہونا چاہیئے۔ فاٹا کے لوگوں کو بالغ رائے دہی کا حق ہونا چاہیئے اور شمالی علاقے کے لوگوں کو اعلیٰ عدالتوں میں اپیل کا حق ہونا چاہیئے۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ شرکی قوتوں کو نیست و نابود کر کے ضیاء الحق کے مشن کی تکمیل کریں گے۔ یہ بات انہوں نے جنرل ضیاء الحق کی برسی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہی۔ برسی میں شرکت کرنے والوں میں جنرل ضیاء کے بیٹوں کے علاوہ نواز شریف، افغان وزیر اعظم حکمت یار، سردار عبدالقیوم اور سابق وفاقی کابینہ کے وزراء شامل تھے۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے بلدیاتی ادارے توڑنے پر حکومت پنجاب سے جواب طلب کر لیا ہے۔ سماعت کے دوران ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ ان کا متعلقہ حکام سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ لہٰذا انہیں مہلت دی جائے۔ اس پر عدالت نے سماعت ۲۱ اگست تک ملتوی کر دی۔

○ سپاہ صحابہ نے اسلامی فرنٹ اور متحدہ دینی محاذ کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ دونوں جماعتوں نے ہمارے مطالبات مان لئے ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم اجازت دے دیں تو فوج کو مرتضیٰ بھٹو کی واپسی پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ صدر نے کہا کہ وزیر اعظم ایڈووائس دیں تو اجازت دے دوں گا۔ جنرل وحید کا جواب یہ تھا کہ یہ مسئلہ فوج کے انڈر نہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں وزارت قانون سے بات کر کے جواب دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ کی بے نظیر سے فون پر بات ہوئی ہے۔ اس نے آصف اور بچوں کے لئے تحائف بھیجے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ مرتضیٰ تیر کے نشان پر الیکشن لڑے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دورہ بلوچستان کے دوران ان کے اعزاز میں گورنر بلوچستان نے ظہرانہ دیا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ منصفانہ الیکشن کے لئے فوج الیکشن کمیشن کی بھرپور مدد کریگی۔ اندرونی اور بیرونی خطرات سے لوگوں کو مکمل تحفظ فراہم کریں گے انہوں نے کہا کہ قوم نے ہم پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے وہ اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم اور فوج کے درمیان بداعتمادی کی فضا چھٹ رہی ہے۔ فوج ایم کیو ایم کے انتخاب لڑنے کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن الطاف حسین کو قیادت کی اجازت نہیں دینا چاہتی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ ۱۵ ستمبر سے قبل اپنی سیاسی جماعت کا اعلان کر دیں گے۔ وہ پنجاب بھر کا دورہ کریں گے۔ اور مختلف طبقوں سے ملاقاتیں کریں گے۔ وہ نواز شریف اور بے نظیر سے ناراض سیاستدانوں سے رابطے کر رہے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اکبر بگتی سے ملاقات کی انہوں نے انتخابات سے متعلقہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔

○ فیصل مسجد اسلام آباد کے باہر سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر لاٹھی چارج سے بھگدڑ مچ گئی۔ سپاہ صحابہ کے کارکن ایک فرقے کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے سٹیج کی جانب بڑھ رہے تھے۔ گذشتہ سال بھی ایسی نعرہ بازی کی گئی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ میرا اور مرتضیٰ بھٹو کا راستہ الگ الگ ہے۔ مرتضیٰ کی تنظیم کا نام الذوالفقار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تشدد کی سیاست کا دور ختم ہو چکا ہے۔ مرتضیٰ پر امن سیاست کرنا چاہتے ہیں تو واپس آئیں۔ قرض اور غرض کی سیاست نہیں چلے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلح جدوجہد میں یقین نہیں رکھتے بلکہ سیاسی اور جمہوری طور پر تبدیلی کے قائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم برسر اقتدار آکر آئین میں ضروری تبدیلیاں کریں گے۔ متناسب نمائندگی اور مخلوط طرز انتخاب لایا جائے گا ایسا قانون بنائیں گے جس کے تحت بلدیاتی اداروں کو ختم نہیں کیا جا سکے گا۔ اگر ختم کرنا ہوا تو پہلے عدالت میں جانا پڑے گا۔ یہ باتیں انہوں نے کوئٹہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ اگر مجھے سزا دی گئی تو میرے ساتھ پورے معاشرے کو سزا بھگتنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستان واپس جا کر الیکشن لڑنا چاہتا ہوں۔ خصوصی رعائتیں نہیں چاہتا پیشکش قبول کر لی جائے تو بہتر ہے ورنہ میرے پاس متبادل راستے بھی موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں طیارے کے اغوا ہونے کا پتہ طیارہ اغوا ہونے کے بعد لگا۔ کیپٹن طارق رحیم کے قتل کا حکم میں نے نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے غلام اسحٰق کا ساتھ دیا۔ میں ایسے حربوں سے منسلک نہیں ہونا چاہتا

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید اگلے ماہ یہ حتمی فیصلہ کریں گے کہ پاک فوج کے لئے ۳۲۰ ٹینک پولینڈ سے خریدے جائیں یا چین سے یہ معاملہ عرصے سے زیر التواء چلا آ رہا ہے۔ پولینڈ چین اور برطانیہ پاکستان کو پیشکش کر چکے ہیں۔

○ کاغذات نامزدگی جمع کروانے والوں کو کاغذات کے ساتھ جائیداد اور قرضوں کی تفصیلات بھی فراہم کرنا ہوں گی۔ الیکشن کمیشن نے اس بارے میں قانون کا مسودہ کابینہ کو بھجوا دیا ہے جس کا اطلاق صدارتی حکم کے ذریعہ کر دیا جائے گا۔

○ افغان وزیر اعظم گلبدین حکمت یار اور نگران وزیر اعظم معین قریشی کے درمیان طویل ملاقات ہوئی جس میں افغان مہاجرین کی واپسی کا طریق کار طے کرنے کا فیصلہ کیا گیا


## صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| DWARFISHNESS COURSE | 120 | چھوٹا قد کورس |
| BED URINE COURSE | 35 | بول بستری کورس |
| MITTI CHOUR COURSE | 20 | مٹی چھوڑ کورس |
| BABY GROWTH COURSE | 40 | بے بی گروتھ کورس |
| MARASMUS COURSE | 60 | سوکھا پن کورس |
| BABY TONIC | 12 | بے بی ٹانک |
| SLOW DENTITION CURE | 20 | آہستہ دانت نکالنا کیور |
| IRREGULER TEETH CURE | 20 | بے ترتیب دانت کیور |

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

## دوکان برائے کرایہ

دوکان نزد قومی بچت کرایہ کے لئے خالی ہے۔ رابطہ
فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

نہایت مضبوط۔ بہترین رزلٹ اور بھاری میٹریل والا لانگ لائف ڈش انٹینا بنانے والے۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت کے ساتھ

## ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۲۱۱۲۴
فون رہائش بشارت احمد خان ۷۴۸

پتہ